© rasailojaraid.com

دل کی بات　　　　سید محمد کفیل بخاری

نائن زیرو آپریشن اور سانحہ یوحنا آباد

گزشتہ ماہ کراچی میں ایم کیو ایم کے ہیڈ کوارٹر نائن زیرو پر رینجرز نے چھاپہ مار کر درجنوں اشتہاری اور مطلوبہ افراد کو گرفتار کرلیا۔ بڑی تعداد میں ممنوعہ اسلحہ بھی برآمد ہوا جسے میڈیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے رینجرز کے ذمہ دار افسر نے اپنی بریفنگ میں بتایا کہ یہ اسلحہ فوج کے پاس بھی نہیں ہے۔ یہ خدشہ بھی ظاہر کیا گیا کہ یہ اسلحہ شاید نیٹو کنٹینرز سے لوٹا گیا تھا۔ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے اس آپریشن کی مذمت کی، ممنوعہ اسلحہ سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رینجرز اہلکار بوریوں میں چھپا کر لائے تھے۔ سوال ہوا کہ کیا اشتہاری ملزمان بھی بوریوں میں بند کر کے ساتھ لائے تھے؟ تو جواب میں اُن سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا۔ کراچی کے عوام جو کم وبیش دو عشروں سے ہدفی قتل، لوٹ مار اور بھتہ خوری کے دردناک عذاب سے گزر رہے ہیں نے اس آپریشن کا خیر مقدم کیا۔ پیپلز پارٹی کے سوا تمام سیاسی و دینی جماعتوں نے بھی آپریشن نائن زیرو کا خیر مقدم کرتے ہوئے مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔

نائن زیرو سے گرفتار ہونے والے افراد میں عمیر صدیقی اور عامر خان کے بیانات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ دہشت گردی کے حوالے سے اُن کے اعترافات حکومت اور قوم کے لیے لمحۂ فکریہ ہیں۔ صولت مرزا کی پھانسی کے انتظامات مکمل تھے، آخری لمحوں میں اس کے ویڈیو بیان نے منظر ہی بدل دیا۔ فی الحال اس کی پھانسی معطل ہوئی ہے لیکن اُس نے کراچی میں دہشت گردی کے واقعات کو، الطاف حسین، گورنر عشرت العباد اور ایم کیو ایم سے منسوب کر دیا ہے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے درست فرمایا ہے کہ:

”ایم کیو ایم کی غیر قانونی اور دہشت گردی پر مبنی کارروائیوں کو ماضی میں تحفظ دیا گیا یا مسلسل نظر انداز کیا گیا جس سے کراچی کا امن تباہ ہوا۔ اب دہشت گردوں پر ہاتھ ڈالا گیا ہے تو اس کارروائی کو قانون سے ماورا نہیں ہونا چاہیے اور ذمہ داروں کو عدالت کے کٹہرے میں لا کر قانون کے مطابق سزا دینی چاہیے۔ عدالتیں اگر آزاد ہوں گی اور قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہوگا تو ہمارے قدم امن کی طرف بڑھیں گے۔ سانحۂ بلدیہ ٹاؤن، جید علماء اور محبِّ وطن سیاسی وسماجی شخصیات کے قتل جیسے المناک سانحات کے مرتکب افراد کے خلاف کارروائی کرنا اور مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔“

ایم کیو ایم کی سیاسی حیثیت سے کسی کو انکار نہیں اور نہ ہی سیاسی سرگرمیاں جاری رکھنے پر اعتراض، یہ اُن کا آئینی حق ہے لیکن تشدد اور دہشت گردی کی کوئی حمایت نہیں کرسکتا۔ اگر وہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث نہیں تو اُسے کھلے دل کے ساتھ عدالت میں اپنی صفائی دینی چاہیے۔ قوم کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ممتاز صحافی صلاح الدین، حکیم سعید، مفتی نظام الدین، مولانا یوسف لدھیانوی اور اُن کے درجنوں رفیق جید علماء کے قاتل کون ہیں؟ خود ایم کیو ایم کے اپنے رہنما ڈاکٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمران فاروق کے قاتل کون ہیں؟

تجزیہ نگاروں اور مبصرین کا کہنا ہے کہ اسٹیبلشمنٹ کا ہدف ایم کیو ایم کی ڈاؤن سائزنگ اور دہشت گردی کا خاتمہ ہے۔ باقی سیاسی جماعتوں کی طرح اُسے بھی ’’کنٹرولڈ ڈیموکریسی‘‘ کے دائرے میں لانا ہے۔ آصف زرداری کا برے حالات میں ایم کیو ایم کا ساتھ دینے اور اُسے صوبائی حکومت میں شامل کرنے کا عزم ’’خاموشی‘‘ میں تحلیل ہو چکا ہے۔ الطاف حسین بھی بیک فٹ پر آ گئے ہیں۔ لیکن صولت مرزا کے بیان کے بعد گورنر سندھ عشرت العباد کا اپنے منصب پر فائز رہنا نواز حکومت پر سوالیہ نشان ہے۔ دوسری طرف مقتدر حلقوں کی طرف سے سندھ میں گورنر راج کے قیام کا شوشہ بھی چھوڑا گیا ہے۔ قائد حزبِ اختلاف خورشید شاہ نے اپنے ردِّ عمل میں کہا کہ: ’’سندھ میں گورنر راج‘‘ کا کوئی جواز نہیں۔ ایسا ہوا تو پھر سندھ ہی نہیں پورے ملک میں گورنر راج ہوگا۔‘‘

واقعی گورنر راج مسائل کا حل نہیں، حکومتی ناکامی ہوگی۔ اس کا تجربہ نواز شریف ایک بار پہلے کر چکے ہیں اور پھر بھگت بھی چکے ہیں۔ ہماری مخلصانہ رائے میں اس کا اعادہ کرنے کی بجائے متفقہ قومی ایکشن پلان پر بلا تفریق عمل درآمد کر کے ملک دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے۔ سیاسی و دینی قیادت نے تو حکومت کو اقدامات کرنے کا متفقہ طور پر مینڈیٹ دے دیا ہے۔ اب قوم منتظر ہے، دیکھتے ہیں اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟

۱۵؍ مارچ کو لاہور کے یوحنا آباد میں دو عیسائی گرجا گھروں پر یکے بعد دیگر خودکش حملے ہوئے، جس کے نتیجے میں ۱۶؍ افراد ہلاک اور ۸۵ زخمی ہوئے۔ ان میں ۳ پولیس اہلکار جاں بحق اور ۴ زخمی ہوئے۔ دہشت گردی کی اس کارروائی کی پوری قوم نے مذمت کی۔

دوسرا سانحہ اس سے بھی زیادہ کربناک اور الم ناک تھا کہ گرجوں پر حملوں کے ردِّ عمل میں عیسائیوں کی طرف سے احتجاجی مظاہروں کے دوران دو بے گناہ مسلمانوں کو پکڑ کر سینکڑوں مظاہرین اور پولیس کی موجودگی میں زندہ جلا دیا۔ ان میں ایک بابر نعمان، سرگودھا کا رہائشی اور گجومتہ لاہور کی ایک فیکٹری میں مزدوری کرتا تھا جب کہ دوسرا حافظ محمد نعیم قصور کے علاقے للیانی کا رہائشی اور یوحنا آباد کے علاقے میں اس کی شیشے اور المونیم کی دکان تھی، دونوں کو جس بے دردی سے پٹرول چھڑک کر جلایا گیا وہ ظلم کی بدترین مثال ہے۔ ہماری پختہ رائے ہے کہ گرجوں میں دھماکے اور دو مسلمانوں کو جلانے کا واقعہ دونوں کا منصوبہ ساز ایک ہی ہے۔ وہی راجہ بازار، آرمی پبلک سکول اور شکار پور کے سانحات کا بھی ماسٹر مائنڈ ہے۔ جو پاکستان میں عیسائی مسلم اور سُنّی و شیعہ فسادات بھڑکانے کے طاغوتی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ پنجاب شہباز شریف کے مطابق بابر نعمان اور حافظ نعیم کو جلانے کے الزام میں تیس کے قریب افراد گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ مجرموں کو سزا ملے گی اور مظلوموں کو انصاف ملے گا۔ کب سزا ملے گی اور کہاں انصاف ملے گا؟ سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ پولیس کی موجودگی میں ہوا جو مظاہرین کی سفاکی کا تماشہ دیکھتی رہی اور ظالم قاتل دو انسانوں کے جلانے کی وڈیو اور موبائل فلمیں بناتے رہے۔ یہ حکومت کی ناکامی نہیں تو اور کیا ہے؟ پنجاب حکومت، بابر نعمان اور حافظ نعیم کے ورثا کے صبر کا امتحان نہ لے ورنہ یہ صبر انھیں لے ڈوبے گا۔

© rasailojaraid.com